محرّم کا سبق

جو تاریخ کے صفحوں پر خونِ حسینؓ سے لکھا گیا

محرّم کا مرکزی سبق یہ ہے کہ (جیسا کہ ہم سابق اشاعت میں بھی لکھ چکے ہیں) حکومت اور سیاسی اقتدار نے ہمیشہ یہ چاہا ہے کہ وہ حدود و قیود سے بالاتر ہو۔ بخلاف اس کے دُنیا میں اقتدار کو پوری طرح جکڑ بند کر کے انسانوں کی خدمت میں لگا دینے کا کامیاب اور خوبصورت تجربہ صرف اسلام اور نبیؐ اسلام نے اپنے اُصولوں سے کیا۔ اور وہ حکمران پیدا کر دکھائے جو معاشرت میں فقیر، حق کے مقابلے میں خمیدہ سر اور ظلم کے مقابلے میں تنی ہوئی تلوار تھے۔ اُنہوں نے حکومت کو اپنے نبیؐ کی پیروی میں خدمت بنا دیا۔ مگر جاہلیت اس پاکیزہ نظام کو توڑنے کے خلاف زور کرتی رہی، یہاں تک کہ اس نے عجمیت کا تخت بچھا کر یزیدیت کا جھنڈا بلند کر دیا۔

بس اس بے قید غیر اسلامی اقتدار کی دیوار سے امام حسینؓ نے اپنا بھی سر ٹکرا کر شہادت پائی اور ان کے ساتھیوں نے بھی۔ "خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را"

اس سبق کی روشنی میں آپ چاروں طرف نگاہ ڈال کر دنیا کو دیکھیے تو آپ کو ہر طرف لامحدود اقتدار (چند برائے نام تحدیدات کے ساتھ) مختلف نظاموں کی شکل میں ملے گا اور یزیدیت کے اس دورِ تہذیب میں آپ محسوس کریں گے کہ ہمارے ہاں رُوحِ حسینیت کتنی تھوڑی، کتنی دبی سکڑی، اور کتنی سازشوں میں گھری ہوئی ہے۔

یاد رکھیے جہاں کوئی طبقہ شاہانہ یا سرمایہ دارانہ لحاظ سے استکبار کر رہا ہے، جہاں غریب بھوکوں مرتے اور تعلیم و علاج سے محروم رہتے ہیں۔ جہاں جہالت کی تاریکیاں چھائی ہیں۔ جہاں اخلاق میں پستی اور شائستگی میں کوتاہی ہے، جہاں انسانوں میں تفریقیں اور تعصبات ہیں، وہاں یزیدیت کا رفرما ہے۔ جس کا اصل نام طاغوت ہے۔ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی۔

تو کیا آپ یزیدیت کے لشکروں کے گھیرے میں گھرے ہوئے، دولت اور مفاد کے بہتے ہوئے فرات کے کنارے پیاسے رہ کر انکارِ طاغوت کے لیے تیر کھا سکتے ہیں، سر کٹا سکتے ہیں، یا صرف ماتم کر سکتے ہیں۔ اس کا جواب سوچ کر تاریخ کو بتایئے۔ آج کی پوری تہذیب ایک میدانِ کربلا ہے، کیا اس کا حق ادا کریں گے؟ (ن ۔ ص)